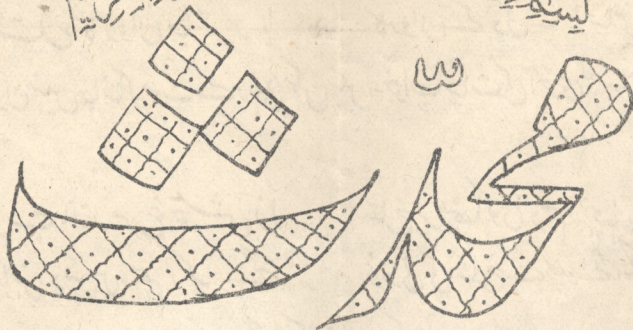


بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
 بِصَلٰةِ الرَّسُوْلِ الْكَرِیْمِ



جلد ۶ بابت ماہ جون ۱۹۳۸ء مطابق ربیع الثانی ۱۳۵۷ھ نمبر ۲

مناسبات

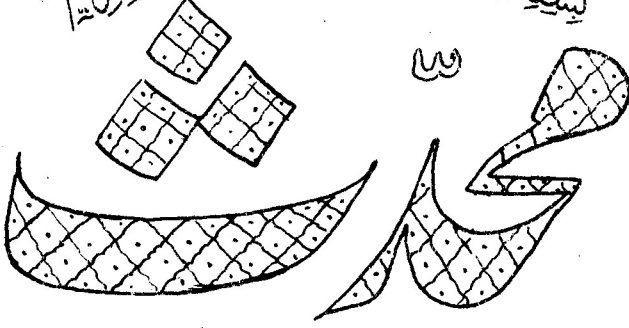
نسیم سحری کے سرد چھوٹے، اور ماہ صبا کے نرم تھپڑے، صبح کا سہانا وقت اداس کی کبک رفتار ٹھنڈی ٹھنڈی ہو آئیں خواہ اپنے اندر کتنی ہی دلچسپی و دل آویزی، فرخندگی و شادمانی کے سامان رکھتی ہوں لیکن ۲۱ اپریل ۱۹۲۸ء کی صبح، نہ صرف لاہور اور پنجاب، یوپی، اوریسی پی، بنگال اور بہار ہی کیلئے بلکہ کل مسمومہ ارض کیلئے ایک نہایت غمناک صبح تھی۔ جبکہ افان سحری کے ساتھ مرغان سحر نے یہ درد انگیز آواز بھی کالوں تک پہنچائی ہے۔

محل میں چھپا ہے قیس خرب دیوانہ کوئی صحرا میں نہیں ہے پیغام جنوں جو لایا تھا، اقبال وہ اب دنیا میں نہیں

ہندوستان کی قسمت کو کن کن پہلوؤں سے روایا جائے کہ صبح تن بہمہ دلغ دلغ شد پینہ کجا کجا ہنسم قوت و سطوت، حکومت و سلطنت تو مدت ہوئی کہ کھو چکے۔ لیکن اسی کے ساتھ ساتھ علم و ہنر، دولت و ثروت، عقل و خرد، حتیٰ کہ تہذیب و اخلاق بھی ہم سے چھین گئے۔ دنیا کی سوسائٹی میں ہماری کوئی وقعت نہیں۔ کسی علمی سطح تک ہماری رسائی نہیں اس غلامانہ ماحول اور مجبورانہ فضا میں قدرت نے پنجاب کے مشہور شہر سیالکوٹ میں ۱۸۷۶ء میں ایک جوہر تابندہ پیدا کیا جو بعد میں ہندوستان کا بلند اقبال ستارہ ثابت ہوا۔ جس کی فلسفیانہ دقیقہ سنجیوں، اور علمی موٹنگائیوں کا لوہا یورپ نے بھی مان لیا۔ جس کی حریت پرورشاعری اور حیات بخش بلند خیالی نے اٹلی کے مستبد ڈکٹیٹر کی زبانی اس حقیقت کو واشگاف کیا، کہ اقبال کی قدر ہندوستان کے غلام کیا جانیں؟

لیکن آہ ہندوستان کا یہ مفکر عظیم، اسلام کا مایہ ناز فرزند، میدان شاعریت کا بے مثل شہسوار۔ دریائے حریت کا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
 بِرَحْمَةِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
 وَبِذِکْرِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ



جلد ۶ بابت ماہ جون ۱۹۳۸ء مطابق ربیع الثانی ۱۳۵۷ھ نمبر ۲

مناسبات

نسیم سحری کے سرد جھونکے، اور ماہ صبا کے نرم تھپیرے، صبح کا سہانا وقت اہراس کی کبک رفتار ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا میں خواہ اپنے اندر کتنی ہی دلچسپی و دل آویزی، فرخندگی و شادمانی کے سامان رکھتی ہوں لیکن ۲۱ اپریل ۱۹۳۸ء کی صبح، نہ صرف لاہور اور پنجاب، یوپی اور سی پی، بنگال اور بہار ہی کیلئے بلکہ کل مہمورہ ارض کیلئے ایک نہایت غمناک صبح تھی۔ جبکہ اذان سحری کے ساتھ مرغان سحر نے یہ درد انگیز آواز بھی کانوں تک پہنچائی ہے۔

محل میں چھا ہے قیس خیز دیوانہ کوئی صحرا میں نہیں ہے پیغام جنوں جو لایا تھا، اقبال وہ اب دنیا میں نہیں

ہندوستان کی قسمت کو کن کن پہلوؤں سے روایا جائے کہ صبح تن مہمہ دلغ دلغ شد پنیہ کجا کجا نہسم قوت و سطوت، حکومت و سلطنت تو مدت ہوئی کہ کھو چکے۔ لیکن اسی کے ساتھ ساتھ علم و منہر، دولت و ثروت، عقل و خرد، حتیٰ کہ تہذیب و اخلاق بھی ہم سے چھین گئے۔ دنیا کی سوسائٹی میں ہماری کوئی وقعت نہیں۔ کسی علمی سٹیج تک ہماری رسائی نہیں اس غلامانہ ماحول اور مجبورانہ فضا میں قدرت نے پنجاب کے مشہور شہر سیالکوٹ میں ۱۸۷۶ء میں ایک جوہر تابندہ پیدا کیا جو بعد میں ہندوستان کا بلند اقبال ستارہ ثابت ہوا۔ جس کی فلسفیانہ دقیقہ سنجیوں، اور علمی مونثکافیوں کا لوہا پورپ نے بھی مان لیا۔ جس کی حریت پرورشاعری اور حیات بخش بلند خیالی نے اٹلی کے مستبد ڈکٹیٹر کی زبانی اس حقیقت کو واشگاف کیا، کہ اقبال کی قدر ہندوستان کے غلام کیا جانیں؟

لیکن آہ ہندوستان کا یہ مفکر اعظم، اسلام کا مایہ ناز فرزند، میدان شاعریت کا بے مثل شہسوار۔ دریائے حریت کا